احسان کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔۔۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔ دیکھتے ہیں کہ ہمیں کیا قرآن پاک کے زریعے کیا جواب دیتے ہیں۔۔۔

پیش لفظ یعنی زرا سی وضاحت

خواتین وحضرات۔

آئیں قرآن پاک سے ایک مثال دیکھتے ہیں۔ تاکہ سمجھ سکیں کہ احسان کرنے والے لوگ کیسے ہوتے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کلمے کو ماننے والے کو احسان کرنے والا کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کلمے کو بدلنے والے کو ظالم کہتے ہیں۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو بدل کر کرنے کو ظلم کہتے ہیں۔ اس طرح جو انسان قرآن پاک کی باتوں کو ماننے والا ہے۔ وہ احسان کرنے والا ہے۔ اور جو تفسیر کی آڑ میں احادیث کے زریعے قرآن پاک کے حکم کو بدلتا ہے۔ وہ ظالم ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ مرتے دم تک مسلم رہنا اور اللہ تعالیٰ کی رسی کو مظبوطی سے تھامنا اور فرقے نہ بنانا۔ اب جو لوگ تفسیر کی آڑ میں تہتر فرقوں والی حدیث سنا کر قرآن پاک کے حکم کو بدل کر مسلم بننے کے بجائے سنی شعیہ بنیں گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی باتوں کو بدلنے والے لوگ ہیں۔ یعنی ظالم لوگ ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رسی یعنی قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے کے بجائے اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اپنے نام نہاد مفسروں کی بات کو مظبوطی سے تھام لیا۔ تو یہ ظلم کرنے والے لوگ ہیں۔۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی بات کو بدلنے والے لوگ ظالم ہیں۔ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آئے گا۔

سورہ البقرہ آیات 58 تا59 پارہ1

اور جب ہم نے کہا تھا۔ کہ اس بستی میں داخل ہو جاؤ۔ اور اس میں جہاں سے چاہو۔ خوب کھاؤ۔ اور دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور توبہ کہتے ہوئے جانا۔ ہم تمھاری خطائیں معاف کر دیں گے۔ اور احسان کرنے والوں کو ہم اور زیادہ دیں گے۔ ان ظالموں نے کلمہ بدل ڈالا۔ جو انہیں بتایا گیا تھا۔ پھر ہم نے ظلم کرنے والوں کے لیے آسمان سے عذاب نازل کیا۔ کیونکہ اُنہوں نے نافرمانی کی تھی۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کلمے کو ماننے والے کو احسان کرنے والا کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کلمے کو بدلنے والے کو ظالم کہتے ہیں۔۔۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بات کو بدل کر کرنے کو ظلم کہتے ہیں۔ اس طرح اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کر دیا۔

خواتین وحضرات

اگر وہ لوگ کلمہ یعنی بات کو نہ بدلتے تو وہ احسان کرنے والے ہوتے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی بات ماننے کو احسان کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کر دینے تھے۔ اور احسان کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور زیادہ دینا تھا۔ کتنا آسان کام تھا۔ صرف توبہ ہی تو کہنا تھا اتنا سا کہہ دینے سے انہیں دنیا اور اخرت کی نعمتوں کا حقدار بن جانا تھا۔

مگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ فراڈ کیا۔ جبکہ موسیٰ ؑ کے سامنے دکھاوے کی خاطر سجدہ تو بہر حال کیا مگر وہ اپنا فراڈ اللہ تعالیٰ سے نہ چھپا سکے۔ اور ان کے فراڈ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ان پر آسمان سے عذاب نازل کیا۔ کیونکہ اُنہوں نے نافرمانی کی تھی۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے فراڈ کی سزا دے دی۔۔

خواتین وحضرات۔

آج قرآن پاک کھول کر دیکھیں۔ تو آپ کو ہر طرف تفسیر کی آڑ میں لوگوں کا ظلم نظر آئے گا۔ یعنی فراڈ نظر آئے گا جو اُنہوں نے رسول ﷺ کے نام پر کیا ہے۔

یہ ظلم لوگوں نے تفسیر کی آڑ میں فرقوں کی خاطر کیا ہے۔ اپنے باپ دادا کے راستے کی خاطر کیا ہے۔ آخر قرآن پاک کے بعد باپ دادے کے راستے کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ جو

اتنا ظلم مچایا گیا۔

اگر ہم لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی آیات کا مطلب غلط یا اُلٹ بتائیں گے۔ یا بدل کر بتائیں گے۔ تو یہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے مطابق ظلم ہوگا۔ اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کے عذاب سمیٹنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ کیونکہ ہم ظلم کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت ابراہیم کے والد کا نام آزر بتایا ہے۔ مگر نام نہاد مفسر حضرات کہتے ہیں۔ کہ آزر اُن کے چچا تھے۔ والد کا نام تارخ تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا بتایا ہوا کلمہ بدل رہے ہیں۔ یعنی بات بدل رہے ہیں۔ تو یہ ظلم ہے۔ قرآن کی نظر میں ظلم ہے۔ اللہ اور اُس کے رسول کی نظر میں ظلم ہے۔ کیونکہ جب ابراہیم پیدا ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ موجود تھے۔ یا نام نہاد مفسر موجود تھے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ قیامت تک آنے والے ہر بچے کے بارے میں صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ کہ اُس کا والد کون ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام حق یعنی سچ ہے۔ اور وہ سچ ہی کہتا ہے۔ اور رسول ﷺ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام لائے ہیں۔ آئیں وہ جھوٹ دیکھتے ہیں۔ جو نام نہاد مفسروں نے تفسیر کی آڑ میں کیا ہے۔ یہ صرف دیگ کا ایک چاول ہے۔ باقی ساری دیگ بھی اسی طرح کے چاول پر مبنی ہے۔ وہ آپ خود قرآن کھولیں کیونکہ اگر میں اس موضوع پر آ گئی تو قرآن پاک کا کام متاثر ہوگا۔ زرا اس آیت کو دیکھیں کہ کس طرح نام نہاد مفسر حضرات نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلایا۔

سورہ انعام آیت 74 پارہ 7

اور جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا۔ کیا آپ بتوں کو معبود بناتے ہیں۔ میں تو آپ کو اور آپ کی قوم کو واضح گمراہی میں دیکھتا ہوں۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتایا کہ ابراہیمؑ کے والد کا نام آزر ہے۔ آئیں ان آیات کو دیکھتے ہیں۔

سورہ مریم آیات 42 تا 45 پارہ 16

جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا۔ اے میرے ابا آپ ایسی چیزوں کی بندگی یعنی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو نہ دیکھتی ہیں۔ نہ سنتی ہیں۔ اور نہ تمھارے کچھ کام آسکتی ہیں۔ اے میرے ابا بیشک میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ بس میری اطاعت کرو۔ میں آپ کو سیدھا راستہ دکھاؤں گا۔ اے میرے ابا شیطان کی بندگی یعنی غلامی نہ کرو۔ بے شک شیطان تو رحمان یعنی اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے۔ اے میرے ابا بے شک میں ڈرتا ہوں۔ کہ کہیں رحمان کی طرف سے آپ پر عذاب نہ نازل ہو جائے۔ پھر آپ شیطان کے ولی بن جائیں گے۔

خواتین و حضرات

آپ نے دیکھا۔ کہ ابراہیمؑ اپنے والد سے کہتے ہیں۔ کہ آپ ایسی چیزوں کی بندگی یعنی غلامی کیوں کرتے ہیں۔ جو آپ کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ میرے پاس وہ علم آیا ہے۔ جو آپ کے پاس نہیں آیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہی دراصل سچا علم ہوتا ہے۔

آپ نے دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ کیسے اپنے والد کو ابا ابا کہہ کر پکار رہے ہیں۔ نام نہاد مفسر کہتے ہیں۔ یہ حضرت ابراہیمؑ کے چچا تھے۔ کیا ایک سچا رسول اپنے چچا کو باپ باپ کہہ کر پکارے گا۔ یہ فرقہ پرست اس لیے کہتے ہیں۔ کہ انکے بڑے نام نہاد جاہل مفسر نے یہ بات کہی ہوئی ہے۔ لہذا اللہ تعالیٰ کو جھٹلا دیا گیا اور نام نہاد مفسر کی بات سچ سمجھ لی۔ کیا ان کا خدا نام نہاد مفسر ہے۔ ایسے ہی اللہ تعالیٰ کی بات بدل کر کرنے والے کو ظالم یعنی نافرمان کہتے ہیں۔ جیسے بستی کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے کلمے کو بدلا۔ تو ان پر عذاب آ گیا۔ ہم پر بھی ایسے ہی جھوٹے نام نہاد مفسروں کی وجہ سے عذاب آیا ہوا ہے۔ اصل عذاب تو ان پر قیامت والے دن آئے گا۔ کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر خدا بنے ہوئے تھے۔ اور ہم پر بھی آئے گا۔ کہ کس طرح قرآن پاک کو جھٹلانے میں اُن کی مدد کی۔ اور اندھوں کی طرح قرآن پاک پڑھتے رہے۔

خواتین و حضرات۔

آئیں قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں باپ اور بیٹے کے رشتے کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ تا کہ نام نہاد مفسروں کا جھوٹ آپ پر ثابت ہو جائے

سورہ احزاب آیات 2 تا 5 پارہ 21

اور جو وحی آپ کی طرف کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں۔ بے شک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے باخبر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کریں۔ اور آپ کا رب کافی وکیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی انسان کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔

ااور تمھاری ان بیویوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو۔ تمھاری مائیں نہیں بنایا۔ اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔ اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔

ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔ پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔ تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔ اور تمھارے دوست ہیں۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اس میں جو غلطی تم کر چکے۔ لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور نہ تمھارے منہ بولے بیٹوں کو تمھارے بیٹے بنایا ہے۔ یہ صرف تمھاری منہ کی باتیں ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سچ ہی کہتا ہے۔اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے۔ان کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارو۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ زیادہ انصاف کی بات ہے۔پھر اگر تم ان کے باپوں کو نہیں جانتے۔تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔اور تمھارے دوست ہیں۔اور تم پر کوئی گناہ نہیں۔اس میں جو غلطی تم کر چکے۔لیکن جو تم دلی اردے سے کرو۔اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔

اس وضاحت کے بعد میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔کہ فرقہ پرستوں کے اس طرح اللہ تعالیٰ کو جھٹلانے کی میں کیا وجہ بیان کروں۔سوائے اس کے قرآن پاک کی ڈکشنری انہیں مشرک کہتی ہے۔کافر کہتی ہے۔مرتد کہتی ہے۔ظالم کہتی ہے منافق کہتی ہے۔اور گمراہ کہتی ہے۔اور جہنمی کہتی ہے۔اس کے لیے میں قرآن پاک سے ان مجرموں کو دکھانا چاہوں گی۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں رسول ﷺ کے مجرم کون ہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ نے بھی سچ بولا اور ابرہیمؑ نے بھی سچ بولا۔اور رسول ﷺ نے یہ قرآن سنایا تو رسول ﷺ نے بھی سچ بتایا۔

مگر فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کو جھٹلا کر اور ابرہیمؑ اور رسول ﷺ کو جھٹلا کر اپنے نام نہاد مفسروں کو سچا ثابت کیا ہے۔اس طرح اللہ تعالیٰ کے شریک بنائے۔کیا انہوں نے نام نہاد مفسران کو اپنا رب سمجھ لیا ہے۔کیا قرآن پاک کو جھوٹا بیان کرنے والے یہ نام نہاد مفسران کو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے شریک بنا لیے ہیں۔اس طرح فرقہ پرست شرک کرتے ہیں۔

مثال

- البقرہ آیت 35 پارہ 1

ااور جب ہم نے آدم سے کہا تھا۔کہ تم اور تمھاری بیوی جنت میں رہو۔اور جہاں سے جو جی چاہے۔جی بھر کے کھاؤ۔اور اس درخت کے قریب نہ جانا۔ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہا اللہ تعالیٰ نے آدم کو ہر قسم کی آزادی دے کر کہا۔کہ صرف اس درخت کے پاس نہ جانا۔ ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

خواتین وحضرات۔

آدم اور اس کی بیوی نہ صرف درخت کے قریب گئے۔بلکہ اُس کا پھل بھی کھا لیا۔جس کے نتیجے میں ان کے کپڑے اُتر گئے۔تو وہ بہت پچھتائے۔اور اُنہوں نے اپنے جرم یعنی نا فرمانی کا اعتراف کر لیا۔اور کہا۔

- سورہ اعراف آیت 23 پارہ 8

اے ہمارے رب۔ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا۔اور ہم پر رحم نہ کیا۔تو ہم نقصان اُٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ آدم اور اس کی بیوی نے نافرمانی کی غلطی کو تسلیم کر لیا۔اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا۔قرآن پاک سے ثابت ہوا۔کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو ظلم کہتے ہیں۔

آپ نے دیکھا۔کہ آدم اور اس کی بیوی نے نہ صرف نافرمانی کی۔بلکہ حد سے بڑھ گئے۔کہ نہ صرف درخت کے پاس گئے۔بلکہ اس کا پھل بھی کھا لیا۔جبکہ انہیں درخت کے پاس جانے سے منع کیا گیا تھا۔یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی تھی۔یعنی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کو ظلم کہتے ہیں۔جبکہ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے کو احسان کہتے ہیں۔

آئیں قرآن پاک سے احسان کرنے والے لوگوں کو مختلف آیات کے زریعے دیکھتے ہیں۔یعنی احسان کرنے والے لوگ کون سے ہیں۔

اس کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے پوچھتے ہیں۔دیکھتے ہیں کہ ہمیں وہ قرآن پاک کے زریعے کیا جواب دیتے ہیں۔

سورہ النحل آیت 128 پارہ 14

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیز گار ہیں۔اور احسان کرنے والے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں سوال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیز گار ہیں۔اور احسان کرنے والے ہیں۔

اب ہم پرہیز گار اور احسان کرنے والوں کو قرآن پاک سے دیکھتے ہیں۔کہ یہ کون لوگ ہیں۔کیا کرتے ہیں۔جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہیں۔

المائدہ آیات 83 تا 86 پارہ 7

اور جو کچھ رسولؐ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔جب اسے سنتے ہیں۔تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں اس لیے کہ وہ سچ کو پہچان گئے ہیں ۔کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔آخر ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔اور ہم تو یہ امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ داخل کرے گا۔بس اُن کی اس بات کے بدلے میں اللہ تعالیٰ انہیں باغات عطا کرے گا۔جس میں نہریں جاری ہونگی۔جس میں ہمیشہ رہیں گے اور احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔اور جن لوگوں نے کفر کیا یعنی نافرمانی کی ۔اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں کہ جب وہ لوگ جو قرآن پاک سنتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔اس لیے کہ انہوں نے سچ کو پہچان لیا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔یعنی ہم قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔آخر ہم اللہ تعالیٰ پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔یعنی اس کو سچ کیوں نہ مانیں اور اس کی اطاعت کیوں نہ کریں۔ہم تو امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صالح لوگوں میں شامل کرے گا۔ان کی اس گواہی کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا کرے گا۔

اب قیامت تک آنے والے جو لوگ بھی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دیں گے۔اور ایمان لائیں گے۔ان کی اس گواہی کے بدلے میں اللہ تعالیٰ انہیں جنت عطا کرے گا۔اور یہ احسان کرنے والے لوگ ہیں۔

سورہ زمر آیات 32 تا 36 پارہ 24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے۔اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔تو اسے جھٹلا دیا۔تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔اور جو سچ لے کر آیا۔اور جنھوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔وہی لوگ پرہیز گار ہیں۔ان کے لئے ان رب کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔احسان کرنے والوں کا

یہی بدلہ ہے۔تا کہ اللہ تعالی ان کے برے کام جوانہوں نے کیئے ان سے دور کر دے۔اوران کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔کیا اللہ تعالی اپنے بندے یعنی غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔اللہ تعالی جس کو گمراہ کر دے۔اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔اور جس کو اللہ تعالی ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالٰی احسان کرنے والے انسان کو دکھا رہے ہیں۔یہ وہ انسان ہے۔جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے۔ یعنی اس کی سچائی کی تصدیق کرتا ہے۔ وہ احسان کرنے والا ہے۔اللہ تعالی اس کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔اور یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جو برے کام اس نے دنیا میں کیے ہوں گے۔اللہ تعالی معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ اور وہ جو چاہیں گے ان کو ملے گا۔یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

کیا اللہ تعالی اپنے بندے یعنی غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ان آیات میں اللہ تعالٰی کافروں کی بھی بات کر رہے ہیں۔کافر قرآن پاک میں اللہ تعالی کے نافرمان کو کہا گیا ہے۔یعنی فرقے بنانے والوں کو کہا گیا ہے۔جس طرح اللہ تعالٰی نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔نام نہاد مفسروں نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔تو ایسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کیلیے جہنم کافی ہے۔ان سے بڑا ظالم اور کوئی نہیں ہے۔یہ وہ لوگ ہیں۔جنہوں نے اللہ تعالٰی پر جھوٹ بنائے ہیں۔ان کا ٹھکانہ جہنم کافی ہے۔جبکہ قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے احسان کرنے والے ہیں۔اوران کے لیے جنتیں ہیں۔اوراللہ تعالی اپنے بندے یعنی غلام کے لئے کافی ہے۔

- سورہ مرسلات آیات 41 تا50 پارہ29

بیشک پرہیزگار اُس دن سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔اور میووں میں۔جو وہ چاہیں گے۔کھاؤ اور پیو مزے سے۔ان عمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔بے شک ہم احسان کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔اس دن جھٹلانے والواں کے لیے تباہی ہے۔کھاؤ اور تھوڑا فائدہ اُٹھالو۔بیشک تم مجرم ہو۔تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔اور جب ان سے کہا جاتا تھا۔کہ جھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں تھے۔اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔پھر اس قرآن کے بعد وہ کس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالی فرما رہے ہیں کہ اس قرآن پاک کے بعد اور کونسا کلام ایسے ہوسکتا ہے جس پر لوگ ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں احسان کرنے والوں کا انجام دکھایا گیا ہے۔اللہ تعالٰی فرماتے ہیں بیشک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔اور میووں میں۔اور جو وہ چاہیں گے۔کھاؤ اور پیو مزے سے۔ان کاموں کے بدلے میں جو تم کرتے تھے،بے شک ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ۔تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہوسکتا ہے۔جس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

جو لوگ دنیا میں قرآن پاک کے آگے نہیں جھکیں گے۔اور اسے جھٹلائیں گے۔ان کے لیے قیامت کا دن تباہی کا دن ہوگا۔

خواتین وحضرات!

ان تین مثالوں سے میں نے آپ کو احسان کرنے والے انسان کو دکھایا۔امید ہے۔کہ آپ کو احسان کرنے والا انسان قرآن پاک سے نظر آ گیا ہوگا۔

خواتین وحضرات!

جس طرح اللہ تعالٰی نے ہمیں فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔ہم نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔تو ایسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔یہ ظالم ہیں۔جبکہ قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے احسان کرنے والے ہیں۔اوران کے لیے جنتیں ہیں۔یعنی فرقے نہ بنانے والے اور قرآن پاک کو مظبوطی سے پکڑنے والے اللہ تعالی کی بات ماننے والے ہوئے۔اور اس طرح احسان کرنے والے ہوئے۔

- سورہ زمر آیت10 پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دو کہ جو ایمان لائے اور اپنے رب سے ڈرتے رہے۔جنہوں نے احسان کیا ان کے لیے دنیا میں بھلائی ہے۔اور اللہ تعالی کی زمین بہت وسیع ہے۔جو لوگ صبر کرتے ہیں۔ان کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے فرمارہے ہیں۔کہ جو ایمان لائے یعنی قرآن پاک کو سچ مانا اور اس کی اطاعت کرتے رہے۔اور اپنے رب سے ڈرتے رہے۔یعنی جنھوں نے احسان کیا ان کے لیے دنیا میں بھلائی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے۔جو لوگ صبر کرتے ہیں۔ان کو بے حساب اجر دیا جائے گا

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں کو بتایا کہ جو ایمان لائیں گے یعنی قرآن پاک کو سچ مانیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے۔اور اپنے رب سے ڈرتے رہیں گے۔ان احسان کرنیوالوں کے لیے دنیا میں بھلائی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے۔جو لوگ صبر کرتے ہیں۔ان کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

سورہ آل عمران آیات 162 تا 164 پارہ 4

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہوسکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان یہ کیا ہے۔کہ جب لوگوں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگرچہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک کی تعلیم سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔یہ اللہ تعالیٰ کا احسان تھا۔اگر ہم لوگ قرآن کے ذریعے اپنی اصلاح کرتے ہیں تو ہم پھر احسان کرنے والے ہوں گے۔

کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔کہ رسول ﷺ کو قرآن پاک کے ساتھ بھیجا۔

سورہ عنکبوت آیات 67 تا 68 پارہ 21

اور اُس سے بڑا ظالم کون ہے۔جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے اور جب اُس کے پاس سچ آئے۔تو اسے جھٹلادے۔کیا کافروں کے لیے جہنم کافی نہیں ہے۔اور جو ہمارے لیے کوشش کریں گے۔تو ہم انہیں اپنے راستوں کی ہدایت دیں گے۔اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ ظالم وہ انسان ہے۔جو جھوٹ بناتا ہے۔اور جب قرآن پاک کا سچ اُس کے پاس آتا ہے۔تو اس کو جھٹلادیتا ہے۔تو کیا ایسے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے لیے جہنم کافی نہیں ہے۔اور جو اللہ تعالیٰ کے کے لیے کوشش کریں گے۔تو انہیں اللہ تعالیٰ ہدایت دیں گے۔اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آپ نے دیکھا۔

جو اللہ تعالیٰ کے لیے یعنی قرآن پاک کے لیے کوشش کریں گے۔تو اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دیں گے۔اور بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ قرآن پاک کے لیے کوشش کرنے والے احسان کرنے والے لوگ ہیں۔

المائدہ   آیات 83 تا 86   پارہ 7

اور جو کچھ رسول ؐ کی طرف نازل کیا گیا ہے۔ جب اسے سنتے ہیں۔ تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں اس لیے کہ وہ سچ کو پہچان گئے ہیں ۔ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہم ایمان لے آئے ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ آخر ہم اللہ تعالی پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے۔ اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔ اور ہم تو یہ امید رکھتے ہیں کہ ہمارا پروردگار ہمیں صالح لوگوں کے ساتھ داخل کرے گا۔ بس اُن کی اس بات کے بدلے میں اللہ تعالی انہیں باغات عطا کرے گا۔ جس میں نہریں جاری ہونگی۔ جس میں ہمیشہ رہیں گے اور احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا اللہ تعالی کہہ رہے ہیں کہ جب لوگ قرآن پاک سنتے ہیں۔ آپ ﷺ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے سچ کو پہچان لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ یعنی ہم قرآن پاک کو سچ مانتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ آخر ہم اللہ تعالی پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔ یعنی اس کو سچ کیوں نہ مانیں اور اس کی اطاعت کیوں نہ کریں۔ ہم تو امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں صالح لوگوں میں شامل کرے گا۔ ان کی اس گواہی کے بدلہ میں اللہ تعالی انہیں جنت عطا کرے گا۔ یہ احسان کرنے والے لوگ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے احسان کرنے والے لوگوں کو دیکھا۔ جب یہ لوگ قرآن پاک سنتے ہیں تو آپ دیکھتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے سچ کو پہچان لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ یعنی ہم قرآن پاک کو سچ سمجھتے ہیں اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔ ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ آخر ہم اللہ تعالی پر اور اس سچ پر جو ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اس پر ایمان کیوں نہ لائیں۔ یعنی اس کو سچ کیوں نہ مانیں اور اس کی اطاعت کیوں نہ کریں۔ ہم تو امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی ہمیں صالح لوگوں میں شامل کرے گا۔ ان کی اس گواہی کے بدلہ میں اللہ تعالی انہیں جنتیں عطا کرے گا۔ جس میں نہریں جاری ہونگی۔ جس میں ہمیشہ رہیں گے اور احسان کرنے والوں کا یہی بد لہ ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا یعنی فرقے بنائے۔ اور اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

سورہ زمر   آیات 32 تا 36   پارہ 24

پھر اُس سے بڑا ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ تعالی پر جھوٹ بنائے۔ اور جب سچ اس کے سامنے آیا۔ تو اسے جھٹلا دیا۔ تو کیا ایسے کافروں کا ٹھکانہ جہنم نہیں ہے۔ اور جو سچ لے کر آیا۔ اور جنھوں نے اس کو سچ مانا یعنی اس کی تصدیق کی۔ وہی لوگ پرہیزگار ہیں۔ ان کے لئے ان کے رب کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔ احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ تا کہ اللہ تعالی ان کے برے کام جو انہوں نے کئے ان سے دور کر دے۔ اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔ اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالی جس کو گمراہ کر دے۔ اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور جس کو اللہ تعالی ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے وہی پرہیزگار ہے۔ ان کے لئے ان پروردگار کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ چاہیں گے۔ احسان کرنے والوں کا یہی بدلہ ہے۔ تا کہ اللہ تعالی ان کے برے کام جو انہوں نے کئے ان سے دور کر دے۔ اور ان کے بہترین اعمال کا ان کو بہتر بدلہ دے۔ کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں

ہے۔ اور یہ آپ کو اوروں سے ڈراتے ہیں۔ اللہ تعالی جس کو گمراہ کر دے۔ اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ اور جس کو اللہ تعالی ہدایت دے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے۔

اللہ تعالی اس کے اعمال کو بہترین اعمال کہہ رہے ہیں۔ کہ جو قرآن پاک کو سچ سمجھتا ہے۔ یعنی اس کی تصدیق کی۔ وہی پرہیزگار ہے۔ اور یہ احسان کرنے والا انسان ہے۔ اور جو برے کام کیئے۔ اللہ تعالی معاف کر کے اسے جنت کا مہمان بنائے گا۔ کیا اللہ تعالی اپنے غلام کے لئے کافی نہیں ہے۔

سورہ ابراہیم آیات 9 تا 18 پارہ 13

کیا تمھیں ان لوگوں کی خبریں نہیں پہنچیں۔ جو تم سے پہلے ہوگزرے ہیں۔ نوح عاد اور ثمود کی قوم اور وہ لوگ جو ان سے پہلے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ جب ان کے پاس رسول واضح دلائل لے کر آئے۔ تو انہوں نے اپنے ہاتھ رسولوں کے منہ میں دیے۔ اور کہا۔ جو تمھیں دے کر بھیجا گیا ہے۔ ہم اس کے نافرمان رہیں گے۔ اور جس کی طرف تم بلاتے ہو۔ اس میں ہمیں بڑا شک ہے۔ ان کے رسولوں نے کہا کہ تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں شک ہے۔ جو آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور تمھیں اس لیے بلا رہا ہے۔ کہ تمھارے گناہ معاف کر دے۔ اور ایک وقت مقرر تک تمھیں مہلت دے۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم تو ہمارے جیسے انسان ہو۔ تم یہ چاہتے ہو۔ کہ ہمیں ان کی غلامی سے روک دو۔ جن کی ہمارے باپ دادا غلامی کرتے آئے ہیں۔ پھر ہمارے پاس دلیل لاؤ۔ رسولوں نے کہا۔ کہ بے شک ہم تو صرف انسان ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے۔ احسان کر دیتا ہے۔ اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ کہ ہم تمھارے سامنے اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی معجزہ پیش کر سکیں۔ اور ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہیے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ پر کیوں نہ بھروسہ کریں۔ حالانکہ اُس نے ہمیں راستوں کی ہدایت دی ہے۔ اور تم جو ہمیں تکلیف دیتے ہو۔ ہم اس پر صبر کریں گے۔ اور بھروسہ رکھنے والوں کو اُس پر بھروسہ رکھنا چاہیے۔ اور جنہوں نے نافرمانی کی۔ انہوں نے اپنے رسولوں سے کہا۔ کہ ہم تمھیں اپنے ملک سے نکال دیں گے۔ یا تم ہمارے طریقے پر واپس آجاؤ۔ پھر ان کے رب نے ان کی طرف وحی کی۔ کہ ہم ظالموں کو ہلاک کر دیں گے۔ اور یقیناً ان کے بعد تمھیں زمین میں آباد کر دیں گے۔ یہ اُس کے لیے ہے جو میرے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے۔ اور میرے عذاب سے ڈرے۔ اور انہوں نے فیصلہ مانگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہر جابر اور سرکش کو ناکام کر دیا۔ اس کے بعد ایک دوزخ ہے۔ اور انہیں پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیے گا۔ اور اس کو حلق سے نیچے نہیں اُتار سکے گا۔ اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مگر وہ مرے گا نہیں۔ اور اس کے پیچھے ایک سخت عذاب ہے۔ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔ اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔ جن پر اندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔ جو کچھ انہوں نے کمایا۔ اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں رسول اللہ تعالیٰ کے احسان کو تسلیم کر رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو لوگوں میں سے منتخب کرتا ہے۔ یہ رسولوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ رسولوں کو اپنے پیغام کیلیے منتخب کرتا ہے۔ ان آیات میں اُن لوگوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب رسول اللہ تعالیٰ کا پیغام یعنی کتاب لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ تو لوگ اُن کے ساتھ کیا کیا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ رسول یعنی اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچانے والے کو اپنے ملک سے نکالنے کی سازشیں کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ وہ اپنے باپ دادا کے راستے کی خاطر کرتے ہیں۔ اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کا پیغام ناگوار ہوتا ہے۔ جب کہ رسول خلوص دل سے اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے راستے ہوتے ہیں۔ اس پیغام کو قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ نے ان کے گناہ معاف کر دینے تھے۔ مگر لوگ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ نہیں کرتے۔ جبکہ باپ دادا کے راستے پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے سارے لوگوں کو سرکش اور جابر کہتے ہیں۔ یہ لوگ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے پیغام کو قبول نہیں کرتے۔ بلکہ یہ سارے مل کر رسول کے بھرپور خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور اس طرح ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب آجاتا ہے۔ اس کے بعد ایک دوزخ ہے۔ اور انہیں پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیے گا۔ اور اس کو حلق سے نیچے نہیں اُتار سکے گا۔ اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ مگر وہ مرے گا نہیں۔ اور اس کے پیچھے ایک سخت عذاب ہے۔ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔ یعنی فرقے بنائے۔ اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔ جن پر آندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔ جو کچھ انہوں نے کمایا۔ اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے ۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔

ان آیات میں رسولوں نے واضح دلائل یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو احسان کہا۔ رسولوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی کتاب کا علم دے دیتا ہے۔

خواتین وحضرات

ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا احسان قرآن پاک موجود ہے۔ ہم اس کے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہیں۔ کیا ہم احسان کرنے والے لوگ ہیں۔ یا رسول ﷺ کو جھٹلانے والے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ان لوگوں کی مثال جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔ یعنی فرقے بنائے اُن کے اعمال راکھ کی طرح ہیں۔ جن پر اندھی کے دن زور کی ہوا چلے۔ جو کچھ انہوں نے کمایا۔ اس میں سے کسی چیز پر قابو نہ پاسکیں گے۔ یہی دور کی گمراہی ہے۔ یعنی ان کے اعمال یعنی نمازیں حج وغیرہ ان کے کسی کام نہیں آئیں گی۔

خواتین وحضرات

کچھ دہائی پہلے قرآن پاک سکھانے کے نام پر کچھ لوگ بڑھے۔ جنہیں نام نہاد مفسر کا نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انہوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ان آیات میں بتایا گیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آیات والے لوگ معجزے مانگتے رہے۔ جبکہ رسول ﷺ نے سارے قرآن پاک کے زریعے یہی بتایا کہ

معجزے دینے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے۔اور اللہ تعالیٰ نے سارے قرآن پاک میں یہی کہا کہ یہ قرآن واضح دلائل ہے۔مگر نام نہاد مفسر اللہ تعالیٰ کے ساتھ ضد کر کے دشمنی کر کے رسول ﷺ کے لیے معجزے ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ان فرقہ پرستوں کو قرآن پاک سے جواب دیا جائے۔تو نہ صرف اس انسان کی چمڑی اُدھیڑ ڈالتے ہیں بلکہ اس کو گولی مارنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔اس طرح یہ نام نہاد رسول ﷺ کو جھٹلانے اور اللہ تعالیٰ کی دشمنی میں بہت آگے نکل گئے ہیں اور پوری قوم کو گمراہ کیا ہوا۔ان جھٹلانے والوں کے لیے جہنم تاک میں ہے۔انشاءاللہ اللہ تعالیٰ ہر جابر اور سرکش کو نا کام کر دے گا۔اس کے بعد ایک دوزخ ہے۔اور انہیں پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔جس کو وہ گھونٹ گھونٹ پیے گا۔اور اس کو حلق سے نیچے نہیں اُتار سکے گا۔اور ہر طرف سے اس کو موت کا سامنا کرنا پڑے گا۔مگر وہ مرے گا نہیں۔اور اس کے پیچھے ایک سخت عذاب ہے۔یہ ان لوگوں کی مثال ہے۔جنہوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔یعنی فرقے بنائے ہیں۔

فرقہ پرستوں نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن کو بہت جھٹلایا ہے۔زرا ان کی تفسیریں پڑھیں۔آخر جانا تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔تم لوگوں نے قرآن کو جھٹلایا ہے۔اللہ تعالیٰ کا عذاب تم جیسے ضدی لوگوں کے لیے ہی بنا ہے۔

سورہ انعام آیات 51 تا 55 پارہ 7

اور آپ ﷺ اُن لوگوں کو اپنے پاس سے دور نہ کیجیے۔جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔نہ اُن کا حساب آپ ﷺ کے ذمہ ہے۔اور نہ آپ ﷺ کا حساب اُن کے ذمہ ہے۔اگر آپ ﷺ اُنہیں کر دیں گے۔تو ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔اس طرح ہم نے بعض لوگوں کو بعض لوگوں سے آزمایا ہے۔تاکہ وہ کہیں کہ کیا یہی ہیں وہ لوگ جن پر ہم میں سے اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان کیا ہے۔تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے شکر گزار غلاموں کے لیے کافی نہیں ہے۔اور جب آپ ﷺ کے پاس وہ لوگ آئیں۔جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔تو ان سے کہیے کہ تم پر سلامتی ہو۔تم پر رحم کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے اُوپر فرض کر لیا ہے۔

خواتین وحضرات۔۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے لوگوں کا کیا مرتبہ ہے۔کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرما رہے ہیں۔کہ اگر تم نے ان لوگوں کو خود سے دور کیا۔تو ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔یعنی اگر میری نافرمانی کی۔تو تمھارا شمار نافرمانوں میں سے ہوگا۔

خواتین وحضرات۔۔

پھر اللہ تعالیٰ نبی ﷺ سے فرماتے ہیں۔کہ ایمان والے لوگوں کو اسلام وعلیکم کہیے۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرتے ہیں۔اُن سے کہیے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر رحم کرنا اپنے اُوپر فرض کر لیا ہے۔

خوتین وحضرات۔۔

اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لانے والے لوگ ہیں۔لوگوں میں سے یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے۔یعنی قرآن پاک والے لوگ۔

آپ ﷺ کے دور میں لوگ اُن لوگوں کا مذاق اُڑاتے تھے۔جو آپ ﷺ کے پاس آتے تھے۔

لوگ اُن پر طنز کستے۔کہ کیا یہ وہ لوگ ہیں۔جن پر اللہ تعالیٰ بہت احسان کیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ کیا اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں کے لیے کافی نہیں ہے

خواتین وحضرات۔۔

آج بھی کسی سے قرآن پاک کی بات کرو۔تو وہ اسے کسی خاطر میں نہیں لاتے۔کیونکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کو کافی نہیں سمجھتے۔۔۔۔۔۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ کے محبوب لوگوں کی قدر اور منزلت دکھائی گئی ہے۔کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں امیری غریبی خوب صورتی بدصورتی کوئی چیز نہیں۔صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے والوں اور ایمان والوں کا مرتبہ اور درجہ دکھایا گیا ہے۔۔۔۔

خواتین وحضرات۔۔

ہمارے ہاں فرقہ پرستوں نے اللہ تعالیٰ کے احسان کو بلکل نظر انداز کر دیا ہے۔اور لوگوں کو نئے نئے انداز اور دین اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا زریعہ بتا رہے ہیں۔حالانکہ اصل سچ تو قرآن پاک کا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ سورہ انعام کی ایت ۹۹ کے پہلے حصے میں فرماتے ہیں۔کہ آپ ﷺ کی زمہ داری صرف یہی ہے۔کہ پیغام پہنچا دیں۔

سورہ البقرہ آیات 216 تا 217 پارہ 2

وہ آپ ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ حرمت کے مہینوں مین جہاد کرنا کیسا ہے۔ کہہ دو۔ کہ اس مہینے مین جہاد کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکنا۔ اور اسکا کفر کرنا اور مسجد حرام میں نہ جانے دینا اور اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکالنا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے اور وہ لوگ تم سے لڑتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے بس میں ہو تو وہ تمھیں تمھارے دین سے پھیر دیں۔ اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہوگا۔ اور وہ کافر ہی مر گیا۔ بس یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کے اعمال دنیا اور آخرت میں ضائع ہو گئے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ جو دوزخ کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کیا۔ یہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ان آیات میں دو قسم کے لوگوں کو دیکھا۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکتے ہیں۔ اور اس کا کفر کرتے ہیں۔ اور لوگوں کو مسجد حرام میں نہیں جانے دیتے۔ اور اسکے رہنے والوں کو وہاں سے نکالتے ہیں۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے اور وہ لوگ تم سے لڑتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ اگر اُن کے بس میں ہو تو وہ تمھیں تمھارے دین سے پھیر دیں۔ اور جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہوگا۔ اور وہ کافر ہی مر گیا۔ بس یہی وہ لوگ ہیں۔ دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔ جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے ہجرت کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جہاد کیا۔ یہی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

سورہ نحل آیات 24 تا 32 پارہ 14

یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔ اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ بیشک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمھارے رب نے کیا نازل کیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ تا کہ قیامت والے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں اور کچھ ان لوگوں کے بوجھ بھی اُٹھائیں۔ جن کو بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے ''۔ خبردار '' وہ بُرا بوجھ اُٹھا رہے ہیں۔ ان سے پہلے بھی لوگ چالیں چلتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انکے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑا۔ اور ان پر چھت اوپر سے گر پڑی۔ اور ان پر عذاب آیا۔ جہاں سے ان کے شعور میں بھی نہ تھا۔ پھر وہ قیامت کے دن انہیں رسوا کرے گا۔ اور کہے گا۔ میرے وہ شریک کہاں ہیں۔ جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔ وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا تھا۔ کہیں گے۔ آج کے دن کافروں کے لیے رسوائی اور برائی ہے۔ فوت ہوتے وقت جب فرشتے ان کی جان نکالنے آتے ہیں۔ وہ جو اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے۔ پھر وہ فرمابردار بن جائیں گے۔ کہ ہم تو کوئی بُرائی نہیں کرتے تھے۔ فرشتے کہیں گے۔ کیوں نہیں کرتے تھے۔ بیشک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔ پس جہنم کے دروازوں میں سے داخل ہو جاؤ۔ تم ہمیشہ اس میں رہو گے۔ یقیناً تکبر کرنے والوں کا بُرا ٹھکانہ ہے۔

اور جب پرہیزگاروں سے کہا جاتا ہے۔ کہ تمھارے رب نے کیا نازل کیا ہے۔ تو وہ جواب دیتے ہیں۔ '' بھلائی '' جنہوں نے احسان کیا۔ اُنکے لیے اس دنیا میں نیک بدلہ ہے۔ اور یقیناً آخرت کا گھر سب سے بہتر ہے۔ اور پرہیزگاروں کا گھر بہت اچھا ہے۔ ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔ جس میں وہ داخل ہونگے۔ ان کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔ اور کچھ وہاں چاہیں گے۔ اُنہیں ملے گا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو بدلہ دیتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں۔ جب ان کی وفات کے لیے فرشتے آتے ہیں۔ وہ پاک ہوتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں۔ تم پر سلام ہو۔ اور جنت میں اپنے اعمال کے بدلے داخل ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں ظالم اور احسان کرنے والے کی مکمل پہچان کروائی گئی ہے۔ ظالم یعنی نافرمان وہ ہے۔ جو قرآن پاک کے بارے میں تکبر کرتا ہے۔ کہ اس میں صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ یہ لوگوں کو فریب دے رہے ہیں۔ مثلاً ہر فرقے والے ہر آیت کو اپنے نام نہاد مفسر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ جو مطلب وہ بتاتا ہے۔ اس کو مان لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بات کو رد کر دیا جاتا ہے۔ یعنی جو مفسر ظاہر کرتا ہے۔ وہ ٹھیک ہے اور جو چھپاتے ہیں۔ وہ بھی ٹھیک ہے گویا کہ نام نہاد مفسر بڑا خدا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ چھوٹا خدا ہے۔ یہ شرک ہے۔ ایسے ظالموں کو مرتے ہی جہنم کا تحفہ مل جاتا ہے۔ ایسے مشرکوں سے اللہ تعالیٰ کہے گا۔ کہ میرے شریک کہاں ہیں۔ کافروں کے لیے قیامت ذلیل کر دینے والا دن ہے۔

پرہیزگار کا مطلب ہے۔ قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والا۔ ایسے لوگوں سے جب مرتے وقت فرشتے پوچھیں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا تھا۔ تو وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے بھلائی نازل کی تھی۔ ایسے لوگوں سے فرشتے کہیں گے۔ کہ تم پر سلامتی ہو۔ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ایک پرہیزگار کو مرتے ہی جنت کا تحفہ مل جاتا ہے۔ یعنی احسان

کرنے والے کو جنت بدلے میں ملے گی۔

سورہ لیل آیت 1 تا 21 پارہ نمبر 30

رات کی قسم جب وہ چھا جائے اور دن کی جب وہ روشن ہو۔اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیے کہ تمہاری کوشش بیشک مختلف قسم کی ہے۔جس نے عطیہ دیا۔اور پرہیزگاری اختیار کی اور بھلائی کو سچ مانا کی۔تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے مشکل پہنچائیں گے۔ اور جب وہ گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔پھر میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔اس میں وہی داخل ہوگا۔مگر جو بڑا بد بخت ہوگا۔جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔جس کا وہ بدلہ چکا تا۔بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے کیا۔اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو دکھا رہے ہیں۔جو احسان کرنے والا ہے۔اس کو اللہ تعالیٰ جلد راضی کرلیں گے۔جو اللہ تعالی کی رضا میں اپنا مال صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے۔حالانکہ اس نے لوگوں کا کچھ دینا نہیں ہے۔یعنی کوئی قرضہ نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ لوگوں کی کوشش مختلف قسم کی ہوتی ہے۔

ایک قسم میں وہ لوگ ہیں۔ان کی کوشش مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ یعنی جس نے عطیہ دیا۔اور پرہیزگاری اختیار کی اور بھلائی کو سچ مانا کی۔تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے۔بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔پھر ہم نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔اس میں وہی داخل ہوگا۔ جو بڑا بد بخت ہو گا۔جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔جس کا وہ بدلہ چکا تا۔بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے دیا۔اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔

دوسری قسم کا انسان وہ ہے۔یعنی دوسری قسم کی کوشش کرنے والا وہ ہے۔جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے مشکل پہنچائیں گے۔ اور جب وہ گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔پھر میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔اس میں وہی داخل ہوگا۔مگر جو بڑا بد بخت ہوگا۔جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔جس کا وہ بدلہ چکا تا۔بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے کیا۔اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلی قسم کی کوشش کرنے والا پاک ہونے ولا بھلائی یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہے۔جبکہ دوسری قسم کا بد بخت قرآن پاک کو جھٹلاتا ہے اور اس سے پھر گیا ہے۔یا اس سے منہ موڑ رکھا ہے۔یہ جہنمی ہوگا۔

سورہ صافات آیات 114 تا 122۔پارہ 23

اور بے شک ہم نے موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر بڑا احسان کیا اور ان دونوں کو اور ان کی قوم کو بڑی بھاری مصیبت سے نجات دی اور ہم نے ان کی مدد کی بس وہی غالب رہے اور ہم نے ان دونوں کو واضح کتاب دی اور ان دونوں کو سیدھے راستے کی ہدایت دی اور ہم نے ان دونوں کو بعد میں آنے والوں میں باقی رکھا سلام ہو موسیٰ اور ہارون علیہ السلام پر۔بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں کو بدلہ دیتے ہیں۔بے شک وہ دونوں ہمارے مومن غلاموں میں سے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کو سیدھے راستے کی ہدایت دینے کیلئے واضح کتاب یعنی تورات دی۔احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ

دیا جاتا ہے

کیا ہم احسان کرنے والے لوگ ہیں کیا ہم قرآن پاک کو سیدھے راستے کی ہدایت سمجھتے ہیں؟ کیا ہم مومن غلاموں میں سے ہیں ۔کیا ہم رسول ﷺ کی اطاعت کر رہے ہیں۔

سورہ لقمان آیات 2 تا 5 پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔ جو احسان کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔ وہ لوگ جو نماز قائم کرتے ہیں۔ زکٰوۃ ادا کرتے اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ اپنے رب کے سیدھے راستے پر ہیں۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے انسان کو دکھا رہے ہیں۔ جو قرآن پاک کو ہدایت اور رحمت سمجھتا ہے۔ نماز پڑھے اور زکٰوۃ دے۔ اور آخرت پر یقین رکھے۔ یہ انسان گارنٹی کے ساتھ کامیاب ہونے والا ہے۔ یہ کامیابی کا مکمل پیکج ہے۔ جو دکھا دیا گیا ہے۔ کیا ہم اس پیکج کو جانتے ہیں۔ جو رب کا سیدھا راستہ ہے۔ کیا ہم سیدھے راستے پر ہیں۔ قرآن پاک رحمت ہے۔ یعنی قرآن پاک کا صفاتی نام رحمت ہے۔

خواتین وحضرات۔

ہم عموماً ایسی آیات دیکھتے ہیں۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔ جو ایمان لانے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔ اب ہم نے ایسی آیت دیکھی۔ یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔ جو احسان کرنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی ماننے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔

سورہ لقمان۔ آیات 2 تا 9۔ پارہ 21

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو احسان کرنے والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کے لئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکٰوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور لوگوں میں وہ بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی فضول حدیث خریدتا ہے۔ تا کہ لوگوں کو بغیر علم کے اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دے اور اس کا مذاق اڑائے جن کیلئے قیامت میں ذلت کا عذاب ہوگا اور جب اس کو ہماری آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ منہ پھیر کر تکبر ہوا ایسے چل دیتا ہے گویا کہ جیسے اس نے سنا ہی نہیں گویا کہ اس کے دونوں کانوں میں بہرہ پن ہے پس اس کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کیلئے نعمتوں والے باغ ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے اور وہ زبردست حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ بہرہ اس شخص کو کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات سن کر اکڑ کر منہ پھیر کر چل دیتا ہے ایسے شخص کے لئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کرتے ہیں اور مذاق اڑاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والے قصے کہانیاں سناتے ہیں تا کہ بغیر علم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے گمراہ کر دیں ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب کی خوشخبری ہے بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کئے ان کے لئے نعمتوں والے باغ ہوں گے جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کا سچا وعدہ ہے یہ وعدہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے کر رہے ہیں جنہوں نے حکمت والی کتاب کی آیات کے مطابق عمل کیا ہوگا جو احسان کرنے والوں کیلئے ہدایت اور رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو نماز پڑھتے ہیں اور زکٰوۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں یہ لوگ اپنے رب کیطرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی باتوں کو ماننے والے جنت میں جائیں گے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے۔

سورہ فاطر آیات 29 تا 33 پارہ 22

جولوگ اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے اُنہیں دے رکھا ہے۔اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں۔وہ ایسی تجارت کے اُمیدوار ہیں جس میں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔تاکہ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کا پورا اجر دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ دے۔بے شک وہ معاف کرنے والا قدردان ہے جو کتاب ہم نے آپ کی طرف وحی کی ہے وہی سچ ہے۔جو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ اپنے غلاموں سے باخبر دیکھنے والا ہے۔پھر ہم نے اُن لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جنہیں ہم نے اپنے غلاموں میں سے چن لیا۔پھر اُن میں سے کوئی اپنے اوپر ظلم کرنے والا ہے ان میں سے کوئی متوسط ہیں ۔کوئی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نیکیوں میں آگے نکل جانے والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ظالم اُسے کہا گیا ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا وارث بنایا مگر وہ وارث نہ بنے بلکہ مخالفت پر اُتر آئے اور نافرمان بن گئے۔یہ ظالم لوگ ہیں ۔یعنی فرقہ پرست لوگ

خواتین وحضرات

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن دیا اور ہمیں دنیا بھر کے لوگوں میں سے چن لیا ہم قرآن کے وارث ہیں۔مگر اس کے ساتھ سلوک ظالموں والا ہے۔کیونکہ ہم نے قرآن پاک کی بات نہ مان کر فرقے بنالیے ہیں۔اور قرآن پاک کی الف ،ب بھی نہیں جانتے۔

سورہ حجرات۔آیات 15 تا 18۔پارہ نمبر 26

یہ دیہاتی کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ تم ایمان نہیں لائے۔لیکن تم یوں کہو کہ ہم اسلام لائے ہیں اور ایمان تو ابھی تمہارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو گے۔تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال میں کوئی کمی نہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے بے شک ایمان والے تو وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر وہ شک نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کرتے ہیں یہی لوگ سچے ہیں آپ کہہ دیجیے۔کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین سے آگاہ کرنا چاہتے ہو اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے یہ لوگ آپ پر احسان رکھتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے آپ کہہ دیجیے کہ اپنے اسلام لانے کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی۔اگر تم سچے ہو۔بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی سب پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو تم کر رہے ہو اللہ تعالیٰ اسے دیکھ رہا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پڑھوں سے کس طرح بات کی ہم وہی لوگ ہیں کہ قرآن پاک کے ہوتے ہوئے بھی ایمان سے باخبر نہیں ہیں اور دیہاتیوں کی طرح صرف اسلام لائے ہیں بلکہ اس سے بھی بدتر ہیں کہ ہم فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں اور اسلام کو تو ابھی ہم نے پہچانا ہی نہیں اور ابھی تو ایمان ہمارے دلوں کے اندر داخل ہی نہیں ہوا اس لیے ہم ایک بے ایمان قوم ہیں۔

ان آیات میں قیامت تک آنے والے لوگوں کے لیے رسول ﷺ کا پیغام ہے۔

رسول ﷺ فرماتے ہیں۔کہ اپنے اسلام لانے کا مجھ پر احسان نہ رکھو۔بلکہ یہ تو تم پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری ہدایت کی اگر تم سچے ہو۔

سورہ النساء۔آیت 125۔پارہ نمبر 5

اُس سے بہتر اور کس کے دین ہوسکتا ہے۔جس نے اللہ تعالیٰ کے آگے فرمابرداری سے اپنا چہرہ جھکا دیا ہو۔اور وہ احسان کرنے والا بھی ہو۔اور ابراہیمؑ کی ملت کی اطاعت کرے ۔جو یکسو تھی۔جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنالیا تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کے طرز عمل کی تعریف کی جارہی ہے۔اور اس انسان کے طرز عمل کی بھی تعریف ہورہی ہے جو ابراہیمؑ کے طریقے کی اطاعت

کرے۔اللہ تعالیٰ اس کواپنا دوست بنالیں گے۔اور وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابرداروں میں شامل ہوجائے گا۔اور اُس سے بہتر دین کسی کا نہیں ہوسکتا۔اس آیت میں احسان کرنیوالے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔

خواتین وحضرات!

یہی طرزِ عمل یعنی اسوہ حسنہ نبی کریم ؐ کا تھا۔اور ہمیں اس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔

سورہ ال عمرآن آیات 133 تا 136 پارہ 4

اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اُس جنت کی طرف جس کا عرض زمین اور آسمانوں جتنا ہے۔ جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جو لوگ خوش حالی اور اور سختی میں خرچ کرتے ہیں۔اور غصے کو پی جاتے ہیں۔اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ہی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔اور وہ لوگ جب کوئی برا کام کرلیتے ہیں یا اپنے آپ پر ظلم کرلیں۔تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرلیتے ہیں۔ پھر اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون معاف کرسکتا ہے۔اور وہ علم رکھتے ہیں۔یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے معافی ہے۔اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور بہت اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں احسان کرنے والے لوگوں کو دکھایا گیا ہے۔

اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت کی طرف اور اُس جنت کی طرف جس کا عرض زمین اور آسمانوں جتنا ہے۔ جو پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جو لوگ خوش حالی اور اور سختی میں خرچ کرتے ہیں۔اور غصے کو پی جاتے ہیں۔اور لوگوں کو معاف کردیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ہی احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔اور وہ لوگ جب کوئی برا کام کرلیتے ہیں یا اپنے آپ پر ظلم کرلیں۔تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرلیتے ہیں۔ پھر اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگ لیتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون معاف کرسکتا ہے۔اور وہ علم رکھتے ہیں۔یہی لوگ ہیں جن کا بدلہ ان کے رب کی طرف سے معافی ہے۔اور باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔اور بہت اچھا بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا۔یہ احسان کرنے والے لوگوں کی مکمل تعریف ہے۔

سورہ زمر آیت 10 پارہ 23

کہہ دو اے میرے بندوں یعنی غلاموں جو ایمان لائے ہو۔اپنے رب سے ڈرو۔جنہوں نے دنیا میں احسان کیے۔ان کے لیے بھلائی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی زمین بڑی وسیع ہے۔بے شک جو لوگ صبر کرتے ہیں ان کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اس آیت میں رسول ﷺ ان دائریکٹ خطاب کررہے ہیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کرسنا رہے ہیں۔فرماتے ہیں۔اے میرے غلاموں جو ایمان لائے ہو۔یعنی جو قرآن پاک کو سچ مانتے ہو اور اس کی اطاعت کرتے ہو۔اپنے رب سے ڈرو۔جنہوں نے دنیا میں احسان کیا۔یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دی ان کے لیے بھلائی ہے۔اور اللہ تعالیٰ کی زمین بڑی وسیع ہے۔بے شک جو لوگ صبر کرتے ہیں ان کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

سورہ اعراف آیات 55 تا 56 پارہ 8

اپنے رب کو پکارو عاجزی سے اور چپکے چپکے سے بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔اور زمین میں اصلاح ہوجانے کے بعد فساد نہ پھیلانا۔اور اللہ تعالیٰ کو پکارو خوف اور اُمید سے۔بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔اپنے رب کو پکارو عاجزی سے اور چپکے چپکے سے پکارو۔بے شک اللہ تعالیٰ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔اور زمین میں اصلاح ہوجانے کے بعد فساد نہ پھیلانا۔اور اللہ تعالیٰ کو پکارو خوف اور اُمید سے۔بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت احسان یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والوں کے قریب ہے۔

سورہ آل عمرآن 145 تا 148 پارہ 4

۔اور کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر نہیں مرسکتا۔ وقت مقرر لکھا ہوا ہے۔ اور جو کوئی دنیا میں ثواب چاہتا ہے۔ اس کو ہم اسی میں سے دے دیتے ہیں۔ اور جو کوئی آخرت میں ثواب چاہتا ہے۔ اس کو ہم اسی میں سے دے دیتے ہیں۔ اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے۔ اور کتنے نبیوں میں سے گزرے ہیں۔ جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا۔ پھر انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو پیش آیا۔ تو نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی۔ اور نہ ہی دبے۔ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اور اس کے سوا ان کی کوئی بات نہ ہوتی تھی۔ بس وہ یہ کہتے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہماری زیادتی کو معاف فرما۔ اور ہمیں ہمارے کام میں ثابت قدم رکھ ۔ اور ہمیں کافر قوم پر نصرت دے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں ثواب بھی دیا اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی اچھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے لوگوں کے بارے میں بتا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور ہم بہت جلد شکر گزاروں کو بدلہ دیں گے۔ اور کتنے نبیوں میں سے گزرے ہیں۔ جن کے ساتھ مل کر بہت سے اللہ والوں نے جہاد کیا۔ پھر انہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو پیش آیا۔ تو نہ انہوں نے ہمت ہاری اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی۔ اور نہ ہی دبے۔ اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اور اس کے سوا ان کی کوئی بات نہ ہوتی تھی۔ بس وہ یہ کہتے۔ اے ہمارے رب ہمارے گناہوں کو معاف کر اور ہماری زیادتی کو معاف فرما۔ اور ہمیں ہمارے کام میں ثابت قدم رکھ ۔ اور ہمیں کافر قوم یعنی اُس دور کے فرقہ پرستوں پر نصرت دے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں دنیا میں ثواب بھی دیا اور آخرت کا ثواب تو بہت ہی اچھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

سورہ لقمان آیات 20 کا دوسرا حصہ تا 24 پارہ 21

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے۔ کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگر شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔ اور جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ تو بیشک اس نے ایک مظبوط سہارا تھام لیا۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے۔ تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔ جو وہ کرتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے کو دکھا رہے ہیں۔ یہ وہ انسان ہوگا۔ جو کوئی اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکا دے۔ یعنی مسلم بن جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بن جائے۔ اور وہ احسان کرنے والا ہو۔ یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والا ہو۔ تو بیشک اس نے ایک مظبوط سہارا تھام لیا۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کی طرف ہے۔ اور جو کوئی کفر کرے۔ یعنی فرقہ بنائے۔ تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔ جو وہ کرتے تھے۔

بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو جہالت کی وجہ سے آپ کے ساتھ جھگڑے۔ تو اس کے لیے ایک ہی جواب ہے۔ کہ اس کی اطاعت کرو جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ ہم تو اسی کی اطاعت کریں گے۔ جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ اگر چہ شیطان انہیں جہنم کی آگ کی طرف ہی کیوں نہ بلاتا ہو۔

اور لوگوں میں سے بعض وہ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔ ان کے پاس نہ علم ہوتا ہے اور نہ ہدایت ہوتی ہے اور نہ روشن کتاب ہوتی ہے۔ یہ تینوں قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔ یعنی ان لوگوں کے پاس قرآن پاک کا علم تو ہوتا نہیں۔ جبکہ صرف باپ دادا کے راستے کی خاطر اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے ایک احسان کرنے والے انسان کو دیکھا۔ جو قرآن پاک کی اطاعت کرنے والا ہے۔ جس نے اپنا چہرہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکایا ہوا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہو تو

اُس نے ایک مظبوط سہارا تھام لیا۔ اور اس کے مقابلے میں ایک فرقہ پرست کو دیکھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھگڑتا ہے۔ جو باپ دادا کے راستے کی اطاعت کرنے والا ہے ۔اس کے لیے اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔ اور جو کوئی کفر کرے۔ یعنی فرقہ بنائے۔ تو اس کا کفر آپ ﷺ کو غم زدہ نہ کرے۔ پھر ہم انہیں بتا دیں گے۔ جو وہ کرتے تھے۔ بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کے راز جانتا ہے۔ ہم انہیں تھوڑا فائدہ دیں گے۔ پھر ہم ان کو سخت عذاب میں دھکیل دیں گے۔

سورہ فتح آیات 28 تا 29 پارہ 26

وہی ہے جس نے رسول ﷺ کو سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے۔ اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔ محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ آپ ﷺ کے ساتھ ہیں۔ وہ کافروں پر سخت ہیں۔ اور آپس میں رحم دل ہیں۔ تم انہیں رکوع اور سجود میں دیکھو گے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور فضل کی تلاش میں رہتے ہیں۔ ان کی علامت ہے کہ ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر ہیں۔ ان کے یہ مثال تورات میں بھی ہے اور انجیل میں جیسے ایک کھیتی ہو۔ جس نے اپنی کونپل نکالی۔ پھر اس کو قوی کر دیا۔ پھر وہ موٹی ہوگئی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگی۔ اور کسان کو خوش کرنے لگی۔ تاکہ ان سے غصے میں لائے کافروں کو۔ اور ان میں سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ایمان والوں سے اور صالح اعمال کرنے والوں سے ہے۔ بخشش کا اور بہت بڑے اجر کا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ یہ لوگ رسول ﷺ کے ساتھ ہوتے ہیں۔ اور کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑے سخت ہوتے ہیں۔ ان کی علامت ہے کہ ان کے چہروں پر سجدوں کے اثر ہیں۔ یہ لوگ ایک کھیتی کی طرح ہیں۔ جس نے کونپل نکالی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو مظبوط کر دیا۔ پھر وہ موٹی ہوگئی۔ پھر اپنے تنے پر کھڑی ہوگی۔ اور کسان کو خوش کرنے لگی۔ اس طرح رسول ﷺ کے ساتھی مظبوط ہوں گے۔ ان سے کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے دل جلیں گے۔ ان کو غصہ آئیگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی کھیتی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو خوش کرتی ہے۔ ایسے لوگ ہر دور میں رسولوں کے ساتھ پائے جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا ذکر تورات اور انجیل میں ہے۔ جو لوگ رسول ﷺ کے ساتھ ہیں وہ کافروں یعنی فرقہ پرستوں پر بڑے سخت ہوتے ہیں۔

سورہ حج آیات 37 تا 44 پارہ 17

اللہ تعالیٰ کو تمھارا گوشت ہرگز نہیں پہنچتا۔ اور نہ ان کے خون۔ بلکہ اس تک تمھاری پرہیز گاری پہنچتی ہے۔ اس طرح اس نے تمھارے لیے تابع کر دیا ہے۔ تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ اس ہدایت پر جو اس نے تم دی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوش خبری دیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ مدافعت کرتا ہے۔ ان لوگوں کی طرف سے جو ایمان لائے۔ بیشک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والے کافر کو پسند نہیں کرتا۔ ان کو لڑائی کی اجازت دی گئی۔ اس لیے کہ اُن پر ظلم کیا گیا۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔ جن کو ان کے گھر سے ناحق نکالا گیا۔ صرف اس بات پر کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے زریعے ہٹاتا نہ رہتا۔ تو خانقاہیں گرجے اور عبادت خانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا زکر کیا جاتا ہے۔ اور یقیناً جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔ کہ اگر ہم مومنوں کو زمین میں قوت دے دیں۔ تو یہ نماز قائم کریں۔ اور زکواۃ دیں۔ نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے نوح کی قوم عاد اور ثمود کی قوم اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم جھٹلا چکی ہے۔ اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا۔ پہلے میں نے کافروں کو مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا۔ پھر میرا عذاب کیسا تھا۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہیں۔ جو احسان کرنے والے ہیں۔ یعنی ایمان والے ہیں۔ جن کو ان کے گھر سے ناحق نکالا گیا۔ صرف اس بات پر کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے زریعے ہٹاتا نہ رہتا۔ تو خانقاہیں گرجے اور عبادت خانے اور مسجدیں جن میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا زکر کیا جاتا ہے۔ اور یقیناً جو کوئی اللہ تعالیٰ کی مدد کریگا۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کریگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا طاقت ور غالب ہے۔ کہ اگر ہم مومنوں کو زمین میں قوت دے دیں۔ تو یہ نماز قائم کریں۔ اور زکواۃ دیں۔ نیک کام کرنے کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔ اور سب کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اور اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے نوح کی قوم عاد اور ثمود کی قوم اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم جھٹلا چکی ہے۔ اور موسیٰؑ کو بھی جھٹلایا گیا۔ پہلے میں نے کافروں کو مہلت دی پھر ان کو پکڑ لیا۔ پھر میرا عذاب کیسا تھا۔

ان آیات میں ہمیں پتہ چلتا ہے۔ کہ سب سے زیادہ آزمائیش ہمارے امام ابراہیمؑ کی ہوئی۔ جن کے لیے اللہ تعالیٰ نے مونوگرام دیا ہے۔ کہ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔ پہلی دفعہ تب جب انہیں آگ میں جلانے کا فیصلہ ہوا۔ دوسری دفعہ تب جب انہوں نے اپنے باپ کو ایک رب کی خاطر چھوڑ دیا۔ اور گھر بار سب چھوڑ دیا۔ اور تیسری دفعہ تب جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کا فیصلہ کیا۔ یاد رہے کہ ابراہیمؑ نوحؑ کے گروہ میں سے تھا۔

سورہ صافات۔ آیات 83 تا 111۔ پارہ 23

اور بے شک نوحؑ کے کے گروہ میں سے تھا۔۔ جب وہ اپنے رب کے سامنے فرمابردار دل لے کر آیا۔ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا ۔ کہ تم کس کی غلامی کرتے ہو۔ کیا اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر جھوٹے معبودوں کو چاہتے ہو۔ تمام جہانوں کے رب کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے۔ پھر اُس نے ایک نظر ستاروں کو دیکھا پھر کہا کہ بے شک میں تو بیمار ہوں چنانچہ وہ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے ۔ پھر وہ چپکے سے ان کے معبودوں کے پاس گئے اور کہا کیا تم کھاتے نہیں۔ تمھیں کیا ہوا ہے۔ کہ تم بولتے نہیں ہو۔ پھر دائیں ہاتھ سے ان کو مارنے لگا تب وہ لوگ اس کے پاس دوڑتے ہوئے آئے اُس نے کہا کیا تم اس کی غلامی کرتے ہو۔ جن کو تراشتے ہو۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اور جو تم بناتے ہو سب کو پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا۔ اس کے لیے ایک مکان یعنی بھٹی بناؤ پھر اسے اس آگ میں ڈال دو۔ انہوں نے اس کیخلاف ایک داؤ کا ارادہ کرنا چاہا مگر ہم نے ان کو نیچا دکھا دیا۔ ابراہیمؑ نے کہا میں اپنے رب کی طرف جاتا ہوں وہی میری رہنمائی کرے گا۔ اے میرے رب مجھے صالحین میں سے کر۔ پھر ہم نے اس کو ایک بردبار غلام کی خوشخبری دی۔ پھر جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے کے قابل ہو گیا تو ابراہیمؑ نے اس سے کہا۔ کہ اے میرے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں بس تیری کیا رائے ہے اس نے کہا اے میرے ابا جان آپ کو حکم ملا ہے اسے کر ڈالیے اور آپ انشاءاللہ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ پھر جب دونوں نے مان لیا۔ اور باپ نے اس کو پیشانی کے بل لٹایا تو ہم نے اس کو پکارا ۔ کہ اے ابراہیمؑ تو نے خواب سچ کر دکھایا بے شک ہم اسی طرح احسان کرنے والوں بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بے شک یہ ایک بہت واضح آزمائش تھی۔ اور ہم نے اس کے بدلے میں ایک بڑی قربانی دی۔ اور پیچھے آنے والوں پر اس کو باقی رکھا۔ ابراہیمؑ پر سلام ہو۔ اسی طرح ہم احسان کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک وہ ہمارے مومن غلاموں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت نوحؑ کا طرز عمل بتایا گیا ہے کہ وہ بھی حضرت ابراہیمؑ کے طریقے پر چلنے والا تھا۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیمؑ کی فرمابرداری وغلامی اپنی انتہا پر نظر آتی ہے اس لیے ان پر سلام بھیجا گیا ہے۔ ان کو احسان کرنے والا کہا گیا ہے۔

رسولوں کا طرز عمل دیکھنے کے لیے ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے اگر ہم قرآن پاک کی اطاعت کریں گے اور فرقوں میں نہیں پڑیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری فرمابرداری اور غلامی سے ہی محبت کرتا ہے اور ہم سے یہی چاہتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ ہم پر بھی اپنا فضل کرے۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں حضرت ابراہیم کا طرز عمل کھول کھول کر بتایا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فرمابردار تھے۔ ہم یہ فرمابرداری صرف قرآن پاک میں غور کر کے اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کر کے اللہ تعالیٰ کے مخلص غلام بن سکتے ہیں۔ یہی رسولؐ کا طرز عمل تھا۔ اور تمام انبیا کا بھی۔

سورہ توبہ آیات 95 تا 100 پارہ 11

عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔ تاکہ تم ان سے درگزر کرو۔ بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔ بے شک وہ ناپاک ہیں۔ اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔ کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان قوم سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔

دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔ اور اسی لائق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا

حکمت والا ہے۔اور بعض دیہاتی وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں۔اور تمھیں گردش میں مبتلا دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔بری گردش انہی پر ہے۔اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا علم والا ہے

اور بعض دیہاتی ایسے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔اسے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور اس کے رسول ﷺ کی رحمت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔سنو یقیناً وہ ان کے لیے قرب کا ذریعہ ہے۔بہت جلد اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور مہاجرین اور انصار میں سے سب سے آگے بڑھ جانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے احسان میں اُن کی اطاعت کی۔ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔اور اُن کے لیے باغات ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔یہ بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے دیہاتیوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم دیہاتیوں کی وہ ہے جو ناپاک ہیں یعنی قرآن پاک کے ذریعے اپنی اصلاح نہیں کی۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔تاکہ تم ان سے درگزر کرو۔بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔بے شک وہ ناپاک ہیں۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔اور اسی لائق ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے دیہاتیوں کی بہت تعریف کر رہے ہیں۔اور فرماتے ہیں۔

اور دوسری قسم دیہاتیوں کی وہ ہے۔جو احسان والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے ہیں۔گواہی دینے والے ہیں۔ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔اور اُن کے لیے باغات ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔یہ بڑی کامیابی ہے۔یہ لوگ مہاجرین اور انصار میں سب سے آگے بڑھ جانے والے لوگ ہیں۔اور یہ وہ دیہاتی ہیں۔جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔اسے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور اس کے رسول ﷺ کی رحمت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔سنو یقیناً وہ ان کے لیے قرب کا ذریعہ ہے۔بہت جلد اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔پھر مہاجرین اور انصار میں سے سب سے آگے بڑھ جانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے احسان میں اُن دیہاتیوں کی اطاعت کی۔ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔اور اُن کے لیے باغات ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔یہ بڑی کامیابی ہے۔

ان آیات میں دیہاتیوں کی تیسری قسم بھی ہے۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور بعض دیہاتی وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جو خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں۔اور تمھیں گردش میں مبتلا دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔بری گردش انہی پر ہے۔اور اللہ تعالیٰ سب سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دوسری قسم کے دیہاتیوں کے رویے میں غور کیا۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔اور آخرت پر ایمان لانے کا مطلب ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے آخرت ے بارے میں بتایا ہے۔اس کو ماننا۔یعنی احسان والے لوگ ہیں اور وہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔اسے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اور اس کے رسول ﷺ کی رحمت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔سنو یقیناً وہ ان کے لیے قرب کا ذریعہ ہے۔بہت جلد اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

سورہ البقرہ آیت 195

اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے خرچ کرو۔اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔اور احسان کرو۔اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے خرچ کرو۔اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔اور احسان کرو۔اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

اس میں تعلیم پر خرچ کرنے والے لوگ بھی اسی زمرے میں آئیں گے۔کیونکہ تعلیم کے بغیر قرآن پاک کا علم سمجھ میں نہیں آسکتا۔یعنی سکول بنانا بھی اسی زمرے میں

آئیں گے۔

سورہ نساء آیت 92 پارہ5

اور اے ایمان والو جب تم اللہ تعالیٰ کے راستے میں سفر کرو۔ تو تحقیق کرلیا کرو اور جو تمھیں فرمابرداری پیش کرے۔ اسے یہ نہ کہا کرو۔ کہ تم مومن نہیں ہو۔ تم چاہتے ہو زندگی کا سامان حاصل کرنا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت نعمتیں ہیں۔ اس سے پہلے تم بھی ایسے ہی تھے۔ پھر تم پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا۔ پھر تم ضرور تحقیق کرلیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے ایمان والو یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اس کی اطاعت کرنے والو جب تم اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جنگ کرو۔ تو تحقیق کرلیا کرو اور جو تمھیں فرمابرداری پیش کرے۔ یعنی جو کہے کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار ہے۔ اسے یہ نہ کہا کرو۔ کہ تم مومن نہیں ہو۔ یعنی تم قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اسکی اطاعت کرنے والے نہیں ہو۔ تم چاہتے ہو زندگی کا سامان حاصل کرنا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے پاس بہت نعمتیں ہیں۔ اس سے پہلے تم بھی ایسے ہی تھے۔ پھر تم پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا۔ پھر تم ضرور تحقیق کرلیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم سامان حاصل کرنے کے لیے ایسا نہ کہو کہ تم ایمان والے نہیں ہو۔ تم بھی پہلے ایسے ہی تھے۔ یعنی ایسے ہی گمراہ تھے۔ پھر تم پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا۔ یعنی رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے تمھیں گمراہی سے نکالا۔ تم بھی پہلے اس کی طرح گمراہ ہی تھے۔ اس لیے کوئی بھی فیصلہ کرنے سے پہلے تم ضرور تحقیق کرلیا کرو۔ بیشک اللہ تعالیٰ تمھارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔

سورہ توبہ آیات 119 تا123 پارہ11

اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ اور سچ بولنے والوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اہل مدینہ اور ان کے اردگرد رہنے والے دیہاتیوں کے لیے مناسب نہ تھا۔ کہ وہ رسول اللہ سے پیچھے رہ جائیں۔ اور نہ یہ کہ اپنی جان کو ان کی جان سے عزیز سمجھیں۔ یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے پانی کی پیاس کی تکلیف۔ اور نہ تھکان اور نہ بھوک کی تکلیف ہوتی ہے۔ اور ایسے مقامات کو روندتے ہیں اور جہاں ان کا چلنا کفار کو ناگوار ہوتا ہے۔ اور دشمنوں سے کوئی کامیابی حاصل کرتے ہیں۔ مگر ان کے لیے اس کے بدلے میں عمل صالح لکھا جاتا ہے۔ بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر ضائع نہیں کرتا۔ اور وہ کوئی چھوٹی یا بڑی چیز خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ کسی وادی کو طے کرتے ہیں۔ تو ان کے سب عمل لکھے جاتے ہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بہترین اعمال کا بدلہ دے۔ اور یہ بات مناسب نہیں کہ سب کے سب مومن نکل کھڑے ہو۔ پھر ایسا کیوں نہ ہو۔ کہ ہر گروہ میں سے چند لوگ ان میں سے نکل کھڑے ہوں اور وہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اور جب وہ اپنی قوم کے پاس جائیں تو ان کو کو خبردار کریں تا کہ وہ بچے رہیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ احسان کرنے والے لوگوں کی بارے مین مکمل تفصیل بیان کررہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر ضائع نہیں کرتا۔ اور وہ کوئی چھوٹی یا بڑی چیز خرچ کرتے ہیں۔ اور وہ کسی وادی کو طے کرتے ہیں۔ تو ان کے سب عمل لکھے جاتے ہیں۔ تا کہ اللہ تعالیٰ ان کے بہترین اعمال کا بدلہ دے۔ اور یہ بات مناسب نہیں کہ سب کے سب مومن نکل کھڑے ہو۔ پھر ایسا کیوں نہ ہو۔ کہ ہر گروہ میں سے چند لوگ ان میں سے نکل کھڑے ہوں اور وہ دین کی سمجھ حاصل کریں۔ اور جب وہ اپنی قوم کے پاس جائیں تو ان کو کو خبردار کریں تا کہ وہ بچے رہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے وضاحت سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں اگر پیاس لگے بھوک لگے یا تھکان ہو اور وہ وہاں جائیں۔ جہاں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کو ناگوار ہو۔ ان کے اس ہر صالح عمل کو لکھا جاتا ہے۔ یہ احسان کرنے والے لوگ ہیں۔۔ بیشک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کے اجر ضائع نہیں کرتا۔

سورہ یونس آیات 26 تا27 پارہ11

جن لوگوں نے احسان کیا ان کے لیے اور زیادہ بھلائی ہے۔ اور ان کے چہروں پر ذلت اور سیاہی نہ چھائے گی۔ یہی لوگ جنت والے ہیں۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور وہ لوگ جنھوں نے برائیاں کیں۔ اُن کے لیے برائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا۔ ان پر ذلت چھا جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ سے ان کو بچانے والا کوئی نہیں ہوگا۔ گویا کہ ان کے چہروں پر بلکل اندھیری رات کے ٹکڑے ڈال دیے گئے ہوں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں۔ اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں احسان کرنے والے اور برے کام کرنے والے۔ احسان کرنے والے یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والے اور ایمان لانے والے لوگوں کے لیے زیادہ بھلائی ہے۔ اور ان کے چہروں پر ذلت اور سیاہی نہ چھائے گی۔ یہی لوگ جنت والے ہیں۔ اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

سورہ ذاریات آیات 15 تا 23 پارہ 26

بیشک پرہیزگار لوگ جنت میں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو کچھ ان کے رب نے انہیں دیا ہوگا۔ اس کو لیتے ہوں گے۔ بیشک وہ اس سے پہلے احسان کرنے والے تھے۔ وہ رات کو تھوڑا سوتے تھے۔ اور صبح کے وقت بخشش مانگا کرتے تھے اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں کے لیے اور محروم رہ جانے والوں کے لیے حق ہوتا تھا۔ اور یقین کرنے والوں کے لیے زمین میں معجزے ہیں۔ اور تمھاری زات میں بھی۔ پھر کیا تم غور نہیں کرتے۔

اور تمھارے لیے آسمان میں رزق ہے۔ اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ پھر قسم ہے رب کی۔ بیشک وہ سچ ہے جس طرح تمھارا بولنا سچ ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں احسان کرنے والے لوگوں کو دکھایا۔ یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والے اور قرآن پاک پر ایمان لانے والوں کو دکھایا۔ کہ ایسے بہترین لوگوں کے لیے آسمان میں

رزق ہے۔ اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔ پھر قسم ہے رب کی۔ بیشک وہ سچ ہے جس طرح تمھارا بولنا سچ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ جنت اس طرح سچ ہے۔ جس طرح انسان کا بولنا سچ ہے۔ جو احسان کرنے والوں کے لیے بنائی گئی ہے۔ جہاں احسان کرنے والوں کی روزی ہے۔ اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ قیامت والے دن

بیشک پرہیزگار لوگ جنت میں اور چشموں میں ہوں گے۔ جو کچھ ان کے رب نے انہیں دیا ہوگا۔ اس کو لیتے ہوں گے۔ بیشک وہ اس سے پہلے احسان کرنے والے تھے۔

احاطہ کتاب

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والا ہے جو انسان کی ایمان کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ رسولوں پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی کتاب کے لیے منتخب کرتا ہے۔ اور وہ لوگ احسان کرنے والے ہوتے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی باتوں کو مانتے ہیں۔

سورہ النحل آیت 128 پارہ 14

بے شک اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں۔ اور احسان کرنے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالی ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں۔ اور احسان کرنے والے ہیں۔

اخواتین وحضرات!

جو مطلب احسان کرنے والے کا ہے۔ وہی مطلب پرہیزگار کا بھی ہے۔ پرہیزگار کی مکمل تفصیل دیکھنے کے لیے پرہیزگار والی کتاب دیکھ سکتے ہیں۔

سورہ انعام آیات 154 تا 157 پارہ 8

پھر ہم نے موسیٰ کو ایسی کتاب دی۔ جو احسان کرنے والوں کے لیے مکمل تھی۔ اور اُس میں ہر بات کی تفصیل تھی۔ اور یہ کتاب ہدایت اور رحمت تھی تاکہ وہ لوگ اپنے رب کی ملاقات پر ایمان لے آئیں اور یہ کتاب جو ہم نے نازل کی ہے۔ بڑی بابرکت ہے۔ لہذا اس کی اطاعت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ س سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ بیشک یہ کتاب اس لیے نازل کی گئی ہے۔ تاکہ تم یہ نہ کہہ سکو۔ کہ کتاب تو ہم سے پہلے کے دو گروہوں [یہود اور نصاریٰ] پر ہی نازل کی گئی تھی۔ اور ہم تو اُن کے پڑھنے سے بے خبر تھے۔ یا یہ

کہنے لگو۔کہ اگر کتاب ہم پر نازل کی جاتی۔تو ہم یقیناً ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔تو اب تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے ایک واضح دلیل ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔پھر اُس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلائے۔اور اُن سے منہ موڑے۔جو لوگ ہماری آیات سے منہ موڑتے ہیں۔انہیں ہم ان کے اس عمل کی بہت بُری سزا دیں گے۔اس لیے کہ وہ ہماری آیات سے منہ موڑتے تھے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو ظالم کہہ رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں اور اُن سے منہ موڑتے ہیں۔انہیں اللہ تعالیٰ اس عمل کی بہت بُری سزا دیں گے ۔اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی آیات سے منہ موڑتے تھے۔

خواتین وحضرات

جس طرح تورات ایک مکمل کتاب تھی اور احسان کرنے والوں کے لیے تھی اسی طرح قرآن پاک بھی ایک مکمل کتاب ہے۔اور احسان کرنے والوں کے لیے ہے۔اور قیامت تک کے لوگوں کے لیے ہے اب کوئی یہ بہانہ نہیں کر سکتا کہ اگر ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب ہوتی تو ہم بہت ہدایت یافتہ ہوتے یا کہتے کہ ہمیں کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کیا لکھا ہوتا تھا۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اب تمھارے سارے بہانے ختم۔اللہ تعالیٰ کی طرف اضح دلیل ہدایت اور رحمت آچکی ہے۔اب جو اس سے منہ موڑے گا وہ سب سے بڑا ظالم ہوگا۔انہیں اس عمل کی بہت بُری سزا مل کر رہے گی۔

خواتین وحضرات

واضح دلیل ، ہدایت اور رحمت قرآن پاک کو کہتے ہیں اور یہ قرآن پاک کے صفاتی نام ہیں۔

سورہ احقاف۔آیات 12 تا 14۔پارہ 26

اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب رہنما اور رحمت تھی اور یہ کتاب (قرآن) جو اس کی تصدیق کرتی ہے عربی زبان میں ہے تا کہ ظالموں کو ڈرائے اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے۔بے شک جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ اس پر قائم رہے یہ لوگ جنت والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ بدلہ ہے ان کاموں کا جو وہ کرتے رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے دو قسم کے لوگ دکھائے۔ایک قسم احسان کرنے والوں کی ہے۔جو کہتے ہیں۔کہ کہ ہمارا رب اللہ تعالیٰ ہے پھر وہ اس پر قائم رہے یہ لوگ جنت والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ بدلہ ہے ان کاموں کا جو وہ کرتے رہے۔دوسری قسم ظالموں کی ہے۔اور قرآن پاک ان کو ڈرانے کے لیے آیا ہے جبکہ احسان کرنے والے کے لیے قرآن پاک خوشخبری ہے۔جبکہ قرآن پاک سے پہلے موسیٰ کی کتاب رہنما اور رحمت تھی

سورہ زاریات آیات 15 تا 23 پارہ 26

بیشک پرہیزگار لوگ جنت میں اور چشموں میں ہوں گے۔جو کچھ ان کے رب نے انہیں دیا ہوگا۔اس کو لیتے ہوں گے۔بیشک وہ اس سے پہلے احسان کرنے والے تھے۔وہ رات کو تھوڑا سوتے تھے۔اور صبح کے وقت بخش مانگا کرتے تھے اور ان کے مالوں میں سوال کرنے والوں کے لیے اور محروم رہ جانے والوں کے لیے حق ہوتا تھا۔اور یقین کرنے والوں کے لیے زمین میں معجزے ہیں۔اور تمھاری زات میں بھی۔پھر کیا تم غور نہیں کرتے۔

اور تمھارے لیے آسمان میں رزق ہے۔اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔پھر قسم ہے رب کی۔بیشک وہ سچ ہے جس طرح تمھارا بولنا سچ ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں احسان کرنے والے لوگوں کو دکھایا۔یعنی قرآن پاک کی سچائی کی گواہی دینے والے اور قرآن پاک پر ایمان لانے والوں کو دکھایا۔کہ ایسے بہترین لوگوں کے لیے آسمان میں

رزق ہے۔اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے۔پھر قسم ہے رب کی۔بیشک وہ سچ ہے جس طرح تمھارا بولنا سچ ہے۔

آپ نے دیکھا کہ جنت اس طرح سچ ہے۔جس طرح انسان کا بولنا سچ ہے۔جو احسان کرنے والوں کے لیے بنائی گئی ہے۔جہاں احسان کرنے والوں کی روزی ہے۔اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ قیامت والے دن

بیشک پرہیزگار لوگ جنت میں اور چشموں میں ہوں گے۔جو کچھ ان کے رب نے انہیں دیا ہوگا۔اس کو لیتے ہوں گے۔بیشک وہ اس سے پہلے احسان کرنے والے تھے۔

سورہ توبہ آیات 95 تا 97 پارہ 11

عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔تا کہ تم ان سے درگزر کرو۔بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔بے شک وہ ناپاک ہیں۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔تو اللہ تعالٰی ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا

دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔اور اسی لائق ہیں۔کہ اللہ تعالٰی نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔اور اللہ تعالٰی علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالٰی فرماتے ہیں۔دیہاتی اور ان پڑھ لوگوں کی بات کر رہے ہیں

اللہ تعالٰی فرماتے ہیں۔عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔تا کہ تم ان سے درگزر کرو۔بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔بے شک وہ ناپاک ہیں۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ۔اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔تو اللہ تعالٰی ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔۔

دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔اور اسی لائق ہیں۔کہ اللہ تعالٰی نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔اور اللہ تعالٰی علم والا حکمت والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ قرآن پاک کی حدود سے واقف نہ ہوں۔وہ ناپاک ہیں۔اس طرح وہ کبھی پرہیزگار اور احسان والے نہیں بن سکتے۔

میرا آپ سے سوال ہے۔کہ کیا نام نہاد مفسر اور فرقہ پرست قرآن پاک کی حدود سے واقف ہیں۔